OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.11 Issue 12 December 2022

عدم تحکیم بما انزل اللہ اور عصری حکمرانوں اور ریاستوں کی شرعی حیثیت

DISOBEDIENCE TO WHAT ALLAH HAS REVEALED AND CONTEMPORARY RULERS & STATES IN THE LIGHT OF SHARI'A

Dr. Mehr Din
Ph.D, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Abstract: Undoubtedly, disobedience to what Allah has revealed is one of the major sins. But to what extent is it correct to call the general public or the Muslim ruler out of Islam due to a major sin? While he does not believe that his actions are right or justified, rather he considers them wrong but does not make a decision according to divine will due to any compulsion. So, will the perpetrator of this be considered a tyrant and transgressor, or will he be considered an infidel or excluded from Islam? This issue is very sensitive nowadays. Its misinterpretation and application will have far-reaching consequences. Therefore, time is needed to clarify the true situation of this problem. In the article under review, the Shari'a status of the rulers who committed the non-confirmation of Anzallullah will be examined.

Keywords: disobedience, rulers, revealed, infidel, misinterpretation.

حکم بما انزل اللہ دین، ایمان اور توحید ہے۔ دین اس لئے ہے کہ سارا دین اسلام، اللہ تعالی کے نازل کردہ فیصلے ہی تو ہیں۔ اور ایمان اس لئے ہے کہ اس کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ کیونکہ ایمان صرف زبان کا قول نہیں ہے کہ میں مومن ہوں بلکہ زبان کے قول و عمل اور قلب و بدن کے عمل کا مجموعہ ہے۔ اور اللہ تعالی کے نازل کردہ فیصلہ کے مطابق زندگی گزارنا ہی ایمان کامل کی علامت ہے۔ اور توحید اس لئے ہے کہ توحید کی تینوں قسموں میں اس کا شمار ہوتا ہے توحید ربوبیت، کیونکہ اللہ تعالی حاکم ہے اور اپنے فیصلوں سے پوری کائنات کی تدبیر کرتا ہے، توحید الوہیت، کیونکہ جو شخص اللہ تعالی کے فیصلوں کے مطابق زندگی گزارتا ہے وہ اللہ تعالی کی بندگی میں رواں دواں ہوتا ہے اللہ تعالی سے ڈرتے ہوئے محبت اور امید کے ساتھ، تو یہ عین عبادت ہے اور توحید اسماء وصفات، کیونکہ اللہ تعالی حکیم ہے۔

بلاشبہ عدم تحکیم بما انزل اللہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ لیکن کبیرہ گناہ کی وجہ سے عامۃ الناس یا مسلمان حکمران کو اسلام سے خارج کہہ دینا کس حد تک درست ہے؟ جب کہ وہ اپنے اس کئے گئے فعل کے صحیح ہونے یا برحق ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتا، بلکہ اسے غلط سمجھتا ہے لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے قضاء الٰہی کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا۔ تو کیا اس کا مرتکب ظالم اور فاسق شمار ہوگا یا اسے کافر یا اسلام سے خارج سمجھا جائے گا؟ عصرِ حاضر میں یہ مسئلہ انتہائی حساس نوعیت کا ہے۔ اس کی غلط تعبیر اور اطلاق دور رس نتائج کے حامل ہوں گے۔ لہٰذا وقت کی ضرورت ہے کہ اس مسئلہ کی صائب صورت حال کو واضح کیا جائے۔

یہ جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی اللہ تعالی کے نازل کردہ فیصلوں کے مطابق گزارے، چاہے وہ حاکم ہو یا محکوم، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب۔ اور صرف حکمران پر اس مسئلے کو فرض کردینا اور صرف اسی کا رد کرنا درست طرز عمل نہیں ہے بلکہ اس مسئلے میں سب شامل ہیں جو بھی اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت کے خلاف فیصلہ کرے سب کی تردید ہوگی اور سب کو راہ حق کی طرف دعوت دینا ہوگی۔ ہاں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حکمران پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے لیکن انصاف کے نقطہ نظر سے سب کو آگاہ کرنا چاہیے۔ زیرِ نظر آرٹیکل میں عدم تحکیم بما انزل اللہ کے مرتکب حکمرانوں کی شرعی حیثیت کا محققانہ جائزہ لیا جائے گا۔

عدم تحکیم بما انزل اللہ کے مرتکب حکمران کے بارہ میں مسلمانوں کے تین نظریاتی گروہ

عدم تحکیم بما انزل اللہ کے مرتکب حکمران کے بارہ میں مسلمانوں کے درج ذیل تین نظریاتی گروہ سامنے آئے:

1-خوارج

2-مرجئیہ

3-اہل السنہ

1-خوارج

یہ وہ گروہ ہے جو کبیرہ گناہوں کی وجہ سے مسلمانوں پر کفر اکبر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ان کے نزدیک کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہے۔ان کا عقیدہ ہے کہ عدم تحکیم بما انزل اللہ کا مرتکب حکمران کفر اکبر کا مرتکب ہے یعنی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ایسے حکمران کا ایمان ہے ہی نہیں۔مگر یہ ایک باطل نظریہ ہے۔

۲-مرجیئہ

یہ خوارج کا متضاد نظریاتی گروہ ہے۔یہ اعمال کو ایمان سے خارج قرار دیتے ہیں اور یہ کہ ایمان زیادہ یا کم نہیں ہوتا،ان کے نزدیک کبیرہ گناہ کا مرتکب پکا مومن ہے اس کے ایمان میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ان کا عقیدہ ہے کہ ایسا حکمران مومن ہے اور اس کا ایمان کامل ہے۔اس کے ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔اور یہ بھی باطل نظریہ ہے۔

۳-اہل السنۃ

یہ وہ گروہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کی سنت (طریقے) پر جمع ہوئے اور ان کے نزدیک ایمان،زبان کا قول اور دل و بدن کے عمل کا مجموعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری سے بڑھتا ہے اور نافرمانی سے کم ہوتا ہے۔اور یہی حق ہے۔ان کا عقیدہ ہے کہ ایسے حکمران پر حکم نافذ کرنے سے پہلے تفصیل بیان کرنا ضروری ہے اور پھر اس تفصیل کے مطابق اس پر حکم نافذ کیا جائے گا۔

حکمران کے فیصلہ کرنے کی دو صورتیں

جب بھی کوئی حکمران فیصلہ کرتا یا قانون پاس کرتا ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

1-ما انزل اللہ کے مطابق ہوتا ہے یا

2-ما انزل اللہ کے خلاف ہوتا ہے۔

1۔ما انزل اللہ کے مطابق فیصلہ

اگر فیصلہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق ہو تو ایسے حکمران پر تو کوئی قدغن نہیں اور نہ ہی اس کے خلاف فتویٰ کا کوئی جواز ہے۔ایسا حکمران عند اللہ ماجور ہوگا۔

2۔ما انزل اللہ کے خلاف فیصلہ

اگر فیصلہ ما انزل اللہ کے مطابق نہ ہو۔اس کی مزید دو مختلف صورتیں ہیں:

(الف)

اس فیصلے کو جو اس (حکمران) نے نافذ کیا اور وہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے خلاف ثابت ہوا اور اس (حکمران) کا یقین و عقیدہ ہے کہ یہ فیصلہ جائز ہے (استحلال) یا اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے بہتر و افضل ہے (تفضیل) یا اس کے برابر ہے (مساوات) یا اسے جاننے کے بعد یا یقین کرنے کے بعد جھٹلا دے (جحود) یا اس پر بغیر یقین کے جھٹلا دے (تکذیب) یا اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ شریعت کو ہٹا کر اپنا فیصلہ اس کی جگہ پر ثابت کردے اور اسے شریعت کی طرف منسوب کردے (تبدیل)، یہ سب صورتیں کفر اکبر کی صورتیں ہیں۔ان کی وجہ سے فیصلہ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔کفر اکبر کی چھ صورتیں ہیں جو بیان ہو چکی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

ا۔استحلال

اگر کوئی اپنے فیصلے کو، جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے خلاف ہے، جائز سمجھے (اسے استحلال کہتے ہیں) تو اس کے کفر اکبر کا مرتب ہونے پر اجماع ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

> اور انسان جب کسی حرام چیز کو حلال کردے، جس کے حرام ہونے پر اجماع ہو یا کسی حلال چیز کو حرام کردے جس کے حلال ہونے پر اجماع ہو یا اس شرع کو تبدیل کردے جس پر اجماع ہو تو وہ کافر و مرتد ہوگا اور اس پر فقہاء کا اتفاق ہے۔اور ایسے شخص کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا (ایک قول کے مطابق) ﴿وَمَن لَّمْ

يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾[1] یعنی یہ وہ شخص ہے جو اللہ تعالی کے فیصلے کے خلاف اپنے فیصلے کو جائز سمجھتا ہے۔[2]

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"اس شخص کے کافر ہونے پر علماء کا اجماع ہے، جس نے کسی ایسی حرام چیز کو حلال سمجھا، جسے اللہ تعالی نے حرام کر دیا ہے یا حلال کو حرام سمجھا، جسے اللہ تعالی نے حلال کر دیا ہے۔[3]

۲۔ تفضیل

اگر اپنے فیصلے کو، جو اللہ تعالی کے حکم کے خلاف ہے، اللہ تعالی کے فیصلے سے بہتر اور افضل سمجھے (اسے تفضیل کہتے ہیں) اس کی دلیل ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ﴾[4]

شیخ عبد العزیز بن باز ؒ فرماتے ہیں:

"جس نے اللہ تعالی کے فیصلے کے خلاف فیصلہ کیا یہ سمجھتے ہوئے، کہ اس کا فیصلہ اللہ تعالی کے فیصلے سے بہتر ہے تو وہ سب مسلمانوں کے ہاں کافر ہے۔"[5]

اور کفر اکبر اس لئے ہے کہ اس نے قرآن مجید کی مذکورہ آیت کو جھٹلایا۔

۳۔ مساوات

اگر اپنے فیصلے کو، جو اللہ تعالی کے حکم کے خلاف ہے، اللہ تعالی کے فیصلے کے برابر سمجھے (اسے مساوات کہتے ہیں) تو اس نے قرآن مجید کی اس آیت کو جھٹلایا، جو اوپر بیان ہو چکی ہے۔ اس کے بارے میں شیخ بن بازؒ فرماتے ہیں:

كل من اعتقد أنه يجوز الحكم بغير شريعة الله في المعاملات أو الحدود أو غيرهما، وإن لم يعتقد أن ذلك أفضل من حكم الشريعة؛ لأنه بذلك يكون قد استباح ما حرمه الله إجماعا، وكل من استباح ما حرم الله مما هو معلوم من الدين بالضرورة، كالزنا والخمر والربا والحكم بغير شريعة الله فهو كافر بإجماع المسلمين.[6]

یعنی جس نے یہ یقین کیا کہ وہ قوانین اور فیصلے، جنہیں لوگ بناتے ہیں، شریعت اسلام سے بہتر ہیں یا اس کے برابر ہیں یا ان کی طرف لوٹ کر فیصلہ کرنا جائز ہے تو وہ کافر ہے۔

4۔ جحود

اگر اللہ تعالی کے فیصلے کو جاننے اور یقین کرنے کے بعد جھٹلا دے (اسے جحود کہتے ہیں)۔ اسکی دلیل، اجماع ہے۔

شیخ عبد العزیز بن بازؒ فرماتے ہیں:

"اور اسی طرح اس کے حق میں جس نے کسی چیز کو جھٹلا دیا، جسے اللہ تعالی نے واجب کر دیا۔۔۔۔۔۔تو بیشک وہ کافر اور مرتد ہے اگرچہ وہ اسلام کا دعویٰ کرے، اس پر اہل علم کا اجماع ہے۔"[7]

۵۔ تکذیب

اگر اللہ تعالی کے فیصلے کو جھٹلا دے (اسے تکذیب کہتے ہیں) یہ بھی کفر اکبر ہے۔

ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"ہر جھٹلانے والا، جس نے اس چیز کو جھٹلایا جو پیغمبر علیہ السلام لیکر آئے، تو وہ کافر ہے۔"[8]

اور ابن القیمؒ فرماتے ہیں:

فَأَمَّا كُفْرُ التَّكْذِيبِ فَهُوَ اعْتِقَادُ كَذِبِ الرُّسُلِ[9]

"کفرِ تکذیب یہ ہے کہ یہ یقین کرنا کہ پیغمبر جھوٹے ہیں (نعوذ باللہ)۔"

6۔ تبدیل

اگر اللہ تعالی کے فیصلے کے خلاف فیصلہ کرے اور یہ دعویٰ کرے کہ یہی اللہ تعالی کا فیصلہ ہے یعنی اسے شریعت کی طرف منسوب کرے (اسے تبدیل کہتے ہیں)۔ یہ بھی کفر اکبر ہے اگرچہ صرف ایک ہی مسئلہ میں تبدیلی کیوں نہ ہو۔ اسکی دلیل، اجماع ہے۔

ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"اور انسان جب کسی حرام چیز کو حلال کر دے جس کے حرام ہونے پر اجماع ہو اور حلال چیز کو حرام کر دے جس کے حلال ہونے پر اجماع ہو یا اس شریعت کو تبدیل کر دے جس پر اجماع ہو تو وہ کافر و مرتد ہو گا جس پر فقہاء اسلام کا اتفاق ہے۔"[10]

ان سب صورتوں میں دو چیزوں کا خاص خیال رکھا جائے:

1۔ یہ سب امور اعتقادی امور ہیں جن کا تعلق دل سے ہے یعنی خواہ اس نے صرف یہ عقیدہ ہی رکھا جبکہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی کرتا ہے تو وہ کفر اکبر کا مرتکب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

2۔ چونکہ ان امور کا تعلق دل سے ہے اور دل کا حال تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لہذا کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ ان امور سے کسی پر کفر اکبر کا فتویٰ لگائے جب تک کہ وہ اپنی زبان سے اس کا اقرار نہ کرے یا اس کی تصریح نہ کر دے۔

(ب)

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنے کی دوسری صورت یہ ہے کہ اس فیصلے کو جو اس نے نافذ کیا، وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے خلاف ہے اور اسے یقین ہے کہ یہ فیصلہ جائز نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے بہتر یا افضل نہیں یا اس کے برابر نہیں ہے اور اسے جھٹلایا نہیں اور نہ ہی اس فیصلے کو دین کی طرف منسوب کرتا ہے لیکن اس نے یہ غلط فیصلہ صرف دنیاوی لالچ و مفاد کے لئے کیا ہے تو یہ کفر اصغر ہے کفر اکبر نہیں۔ اس کی درج ذیل تین صورتیں ہیں:

1۔ استبدال

2۔ تقنین

3۔ تشریع عام

1۔ استبدال

اللہ تعالی کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرے لیکن اس نئے فیصلے کو شریعت کی طرف منسوب نہ کرے اور اسے یقین ہو کہ یہ فیصلہ جائز نہیں اور نہ ہی شریعت کے فیصلے سے بہتر ہے نہ ہی اس کے برابر ہے نہ ہی اسے جھٹلاتا ہے۔ (اسے استبدال کہتے ہیں)اور یہ کفر اصغر ہے۔اسکی دلیل،اجماع ہے۔

علامہ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں: "اور اس پر علماء کا اجماع ہے جس نے بھی فیصلہ کرتے وقت ظلم اور ناانصافی کی،تو یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے اگر اس نے جان بوجھ کر اور جانتے ہوئے ایسا کیا۔"[11]

2۔ تقنین

اللہ تعالی کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرے اپنے اس قانون سے،جو اس نے خود بنایا ہے اور اسے یقین ہو کہ اس کا نیا فیصلہ اور قانون جائز نہیں ہے اور نہ ہی شریعت کے فیصلے سے بہتر ہے اور نہ ہی اسکے برابر ہے اور نہ ہی اسے جھٹلاتا ہے

اور نہ ہی اسے شریعت کی طرف منسوب کرتا ہے(اسے تقنین کہتے ہیں)اور یہ کفر اصغر ہے۔کیونکہ اس کے کفر اکبر ہونے کی کوئی دلیل ہی نہیں۔

۳۔ تشریع عام

اللہ تعالی کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرے اپنے قانون سے،جو اسے پسند ہے اور اس قانون اور فیصلے کو اپنے ماتحت،سب پر عام کردے اور لوگوں پر لازم کردے لیکن اس کا یقین ہے کہ اس کا قانون جائز نہیں ہے اور نہ ہی شریعت کے فیصلے سے بہتر ہے اور نہ ہی اسکے برابر ہے اور نہ ہی اسے جھٹلاتا ہے اور نہ ہی اسے شریعت کی طرف منسوب کرتا ہے(اسے تشریع عام کہتے ہیں)اور یہ صورت محققین علماء کے نزدیک کفر اصغر ہے،اکبر نہیں۔کیونکہ اس کے کفر اکبر ہونے کی صراحتاً کوئی دلیل نہیں ہے اور بغیر دلیل کے کوئی حکم نافذ نہیں کیا جاسکتا،خاص طور پر کفر اکبر کے مسئلہ میں۔یہ بات اس لئے کہتے ہیں کیونکہ نافذ کرنے والے کا یہ یقین ہے کہ جو قانون اس نے نافذ کیا وہ جائز نہیں ہے اور نہ ہی شریعت کے فیصلے سے بہتر ہے کیونکہ ہر مسلمان بنیادی طور پر کفر سے پاک ہے اور اس کا عقیدہ درست ہے جب تک کہ اس سے کوئی ایسا قول یا عمل نہ ہو جائے جو اسے یقینی طور پر دائرہ اسلام سے خارج کردے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"جس شخص کا اسلام یقین سے ثابت ہو جائے تو محض شک کی بنیاد پر اسے دائرہ اسلام سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔"[12]

عدم تحکیم بما انزل اللہ کے متعلق مفسرین عظام وعلماءِ کرام کی آراء

متعدد مفسرین وعلماء نے عدم تحکیم بما انزل اللہ کو عملی یا مجازی کفر قرار دیا ہے۔ یعنی ایک ایسا کفر ہے جو ملت اسلامیہ سے اخراج کا باعث نہیں بنتا جب تک کہ فاعل اس فعل کو حلال اور جائز نہ سمجھتا ہو۔ استشہاداً چند مفسرین عظام وعلماءِ کرام کی آراء پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ﴿ومن لم يحكم بما أنزل الله﴾[13] کی تفسیر میں مروی ہے:

من جحد ما أنزل الله فقد كفر. ومن أقرّ به ولم يحكم، فهو ظالم فاسقٌ.[14]

"جس نے ماانزل اللہ کا انکار کیا اس نے کفر کیا اور جس نے 'ماانزل اللہ' کو تو مان لیا لیکن اس کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو وہ ظالم اور فاسق ہے۔"

امام ابن جریر طبریؒ

امام ابن جریر نقل کرتے ہیں:

وقال آخرون: معنى ذلك: ومن لم يحكم بما أنزل الله جاحدًا به. فأما"الظلم" و"الفسق"، فهو للمقرِّ به.[15]

"اور دوسرے علماء نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو جانتے بوجھتے حکم بماانزل اللہ کا انکاری ہو تو وہ کافر ہے۔ جو اس کا اقراری ہو (لیکن بماانزل اللہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ) ظالم اور فاسق ہے۔

حضرت سدیؒ

حضرت سدیؒ تحکیم عدم بماانزل اللہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

﴿ومن لم يحكم بما أنزل الله﴾، يقول: ومن لم يحكم بما أنزلتُ، فتركه عمدًا وجار وهو يعلم، فهو من الكافرين.[16]

﴿ومن لم يحكم بما أنزل الله﴾ میں اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے میرے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کیا، پس اس نے اسے عمداً ترک کیا اور ظلم کیا حالانکہ وہ اس بات کا علم رکھتا ہے تو ایسا شخص کافروں میں سے ہے۔"

فأخبر عنهم أنهم بتركهم الحكمَ، على سبيل ما تركوه، كافرون. وكذلك القولُ في كل من لم يحكم بما أنزل الله جاحدًا به، هو بالله كافر، كما قال ابن عباس[17]

"پس اللہ تعالیٰ نے ان (یہود) کے بارے یہ خبر دی ہے کہ جس طرح انہوں نے اللہ کے حکم کو چھوڑا ہے (یعنی انکار کے رستے سے) تو اس سے وہ کافر ہو گئے ہیں۔ پس اس طرح کا معاملہ ہر اس شخص کا بھی ہے جو اللہ کے حکم کا جانتے بوجھتے انکار کر دے تو اس کا یہ فعل اللہ کے انکار کے مترادف ہے جیسا کہ ابن عباسؓ نے فرمایا۔"

حضرت طاوسؒ

حضرت طاوسؒ نے ﴿فأولئك هم الكافرون﴾ کے بارے میں فرمایا:

﴿فأولئك هم الكافرون﴾، قال: كفر لا ينقل عن الملة [18]

"فأولئك هم الكافرون" کے متعلق فرمایا: یہ ایسا کفر ہے جو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔

حضرت عطاءؒ عدم تحکیم ما انزل اللہ کے کفر و ظلم اور فسق کے متعلق فرماتے ہیں:

كفر دون كفر، وظلم دون ظلم، وفسق دون فسق.[19]

"یہ کفر کے علاوہ کفر، ظلم کے علاوہ ظلم اور فسق کے علاوہ فسق ہے۔ (یعنی یہاں کفر اصغر، ظلم اصغر اور فسق اصغر مراد ہے)۔"

امام قرطبیؒ

امام قرطبیؒ نے عدم تحکیم بما انزل اللہ کے بارے میں اپنی تفسیر میں مفصل بحث کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِما أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولئِكَ هُمُ الْكافِرُونَ﴾ و﴿الظَّالِمُونَ﴾ و ﴿الْفاسِقُونَ﴾ نَزَلَتْ كُلُّهَا فِي الْكُفَّارِ، ثَبَتَ ذَلِكَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثِ الْبَرَاءِ، وَقَدْ تَقَدَّمَ. وَعَلَى هَذَا الْمُعْظَمِ.

فَأَمَّا الْمُسْلِمُ فَلَا يَكْفُرُ وَإِنِ ارْتَكَبَ كَبِيرَةً. وَقِيلَ: فِيهِ إِضْمَارٌ، أَيْ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ رَدًّا لِلْقُرْآنِ، وَجَحْدًا لِقَوْلِ الرَّسُولِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَهُوَ كَافِرٌ، قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمُجَاهِدٌ، فَالْآيَةُ عَامَّةٌ عَلَى هَذَا. قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَالْحَسَنُ: هِيَ عَامَّةٌ فِي كُلِّ مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالْكُفَّارِ أَيْ مُعْتَقِدًا ذَلِكَ وَمُسْتَحِلًّا لَهُ، فَأَمَّا مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ وَهُوَ مُعْتَقِدٌ أَنَّهُ رَاكِبُ مُحَرَّمٍ فَهُوَ مِنْ فُسَّاقِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ: وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَقَدْ فَعَلَ فِعْلًا يُضَاهِي أَفْعَالَ الْكُفَّارِ. وَقِيلَ: أَيْ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِجَمِيعِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَهُوَ كَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ حَكَمَ بِالتَّوْحِيدِ وَلَمْ يَحْكُمْ بِبَعْضِ الشَّرَائِعِ فَلَا يَدْخُلُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ [20]

"﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾، و ﴿الظَّالِمُونَ﴾، و ﴿الْفَاسِقُونَ﴾ [21] یہ تمام آیتیں کافروں کے حق میں نازل ہوئی ہیں، جیسا کہ اس کے شان نزول میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ایک مسلمان کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے کافر نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا کہ اس کلام میں اضمار ہے اسی لئے پورے کلام کو اس طرح سمجھنا چاہیے: جو شخص قرآن کریم کا رد اور رسول اللہ ﷺ کے قول کا انکار یا بالکل ترک کرتے ہوئے اللہ تعالی کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرے تو وہ کافر ہے۔ یہی قول ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ چنانچہ ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ومن لم يحكم بما انزل الله فقد كفر ومن اقر به ولم يحكم به فهو ظالم فاسق"۔ جو اللہ تعالی کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ کافر ہے لیکن جو حکم الہی کا اقرار تو کرتا ہے مگر (کسی مجبوری کے سبب) اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تو وہ ظالم اور فاسق ہے۔"یعنی کافر نہیں ہے۔ سعید بن منصور، فریابی، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم اور بیہقی میں انہی سے روایت ہے کہ ان تینوں آیتوں میں اصل کفر یا ظلم یا فسق مراد نہیں یعنی کفر سے کم تر کفر جس سے خروج عن الملۃ (ملت اسلامیہ سے خروج) نہیں ہوتا، ظلم سے کم تر ظلم اور فسق سے کم تر فسق مراد ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ آیتیں سب کے لئے عام ہیں، خواہ مسلمان ہوں یا اہل کتاب اس معنی کے اعتبار سے تو جو کوئی بھی غیر اللہ کے حکم کے صحیح ہونے کا اعتقاد رکھے اور اس قانون کو

حلال سمجھتا ہے تو اس کے لئے یہ حکم ہے لیکن جو شخص اس کو حرام سمجھتے ہوئے بھی اس کا ارتکاب کرے تو وہ فاسق مسلمانوں میں سے ہے اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد ہے چاہے تو اسے عذاب کرے یا چاہے تو بخش دے۔"

علامہ ابن جوزیؒ

علامہ ابن جوزیؒ زاد المسیر میں فرماتے ہیں:

من لم يحكم بما أنزل الله جاحداً له، وهو يعلم أن الله أنزله، كما فعلت اليهود، فهو كافر، ومن لم يحكم به ميلاً إلى الهوى من غير جحود، فهو ظالم وفاسِق.[22]

"جو شخص ما انزل اللہ کے مطابق اس کا انکار کرتے ہوئے فیصلہ نہ کرے، جبکہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا ہو کہ اس حکم کو اللہ نے نازل کیا ہے جیسا کہ یہود کا معاملہ تھا تو وہ کافر ہے اور جو ما انزل اللہ کے مطابق اپنی خواہش نفس کی اتباع میں فیصلہ نہ کرے اور اس کا انکار کرنے والا نہ ہو تو وہ ظالم اور فاسق ہے۔"

شیخ ابو منصورؒ

شیخ ابو منصورؒ تحکیم عدم ما انزل اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

يجوز أن يحمل على الجحود في الثلاث فيكون كافراً ظالماً فاسقاً لأن الفاسق المطلق والظالم المطلق هو الكافر وقيل ومن لم يحكم بما أنزل الله فهو كافر بنعمة الله ظالم في حكمه فاسق في فعله[23]

"یہ جائز ہے کہ 'ما انزل اللہ' کے مطابق فیصلہ نہ کرنے کو تین مقامات (کافرون، ظالمون اور فاسقون) پر انکار کے ساتھ فیصلہ نہ کرنے پر محمول کیا جائے۔ پس اس صورت میں فیصلہ نہ کرنے والا کافر، ظالم اور فاسق تینوں صفات کا حامل ہو گا کیونکہ مطلق طور پر فاسق اور ظالم سے مراد بھی کافر ہی ہوتا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے جو ما انزل اللہ کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا وہ اللہ کی نعمت کا کافر (ناشکرا) اور اپنے حکم میں ظالم اور اپنے عمل میں فاسق ہے۔"

علامہ جلال الدین سیوطیؒ

تحکیم بما انزل اللہ کے بارے میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ اپنی تفسیر در منثور میں صحابہؓ اور تابعینؒ کے مختلف اقوال بیان کر کے اس بحث کے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ لفظ آیت ومن لم یحکم بما انزل اللہ کے بارے میں فرمایا یعنی جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو اس نے کفر کیا اور جس نے اقرار کرنے کے باوجود اس کے ساتھ فیصلہ نہ کیا تو ظالم اور فاسق ہے۔ سعید بن منصور الفریابی، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم (اور حاکم نے تصحیح بھی کی) اور بیہقی نے سنن میں ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ لفظ آیت ﴿ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکفرون﴾ اور فرمایا لفظ آیت ﴿ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الظلمون﴾ پھر فرمایا لفظ آیت﴿ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الفسقون﴾ یعنی وہ کافر ہیں، فاسق ہیں، ظالم ہیں، فاسق ہیں تو یہ کفر دوسرے کفر سے، یہ ظلم عام ظلم سے، یہ فسق عام فسق سے مختلف ہے۔

سعید بن منصور، ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا لفظ آیت ﴿ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکفرون﴾ اللہ تعالیٰ نے کافر ظالم اور فاسق کا جو حکم نازل فرمایا وہ یہودیوں کے ساتھ خاص ہے۔ امام ابن جریر نے ابو صالحؒ سے روایت کیا کہ یہ تینوں آیات جو سورۃ مائدہ میں ہیں لفظ آیت ﴿ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکفرون﴾ یعنی وہ ظالم ہیں اور فاسق ہیں اہل اسلام کا ان سے کوئی تعلق نہیں اور یہ کفار کے متعلق ہیں۔

امام ابن جریر نے ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت ﴿ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکفرون﴾ یعنی وہ ظالم ہیں وہ فاسق ہیں یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی۔ عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابو الشیخ نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت ومن لم یحکم بما انزل اللہ یہ آیت بنی اسرائیل کے بارے میں نازل ہوئیں اور اس امت کے لئے بھی ان کو پسند کیا۔ عبد بن حمید اور ابن جریر نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت ﴿ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکفرون﴾ کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور یہ ہم پر بھی واجب ہے۔ (کہ ہم اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ کریں)۔

عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابو الشیخ نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ یہ تینوں آیات سورۃ مائدہ میں ہیں لفظ آیت و من لم یحکم بما انزل اللہ پہلی آیت اس امت کے بارے میں ہے، دوسری یہودیوں کے بارے میں ہے اور تیسری نصاریٰ کے بارے میں ہے۔ امام ابن جریر نے ابن زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت ﴿ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکفرون ﴾ سے مراد ہے کہ جو شخص اس کتاب کے ساتھ فیصلہ کرے جو اس نے اپنے ہاتھ میں لکھی اور اللہ کی کتاب کو چھوڑ دیا اور یہ گمان کیا کہ یہ کتاب بھی اللہ کی طرف سے ہے تو اس نے کفر کیا۔ عبد الرزاق، ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم نے اس کو صحیح بھی کیا ہے۔ حذیفہؓ سے روایت کیا کہ ان کے پاس ان آیات کا ذکر کیا گیا لفظ آیت ﴿ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکفرون ﴾ یعنی ظالموں اور فاسقوں کے بارے میں۔ ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو بنی اسرائیل کے بارے میں ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا ہاں۔ تمہارے کتنے اچھے بھائی بنی اسرائیل ہیں تمہارے لئے ہر ایک چیز اچھی ہے اور ان کے لئے ہر چیز کڑوی ہے۔ اللہ کی قسم تم بھی اسی راستہ پر چل رہے ہو۔

امام ابن منذرؒ

امام ابن منذر نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ تم کتنی اچھی قوم ہو جو میٹھی چیز ہو تو وہ تمہارے لئے ہے اور جو کڑوی ہے وہ اہل کتاب کے لئے گویا آپ کی رائے تھی یہ آیات مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ یعنی لفظ آیت ﴿ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکفرون ﴾۔ امام عبد بن حمید اور ابو الشیخ نے ابو مجلز سے روایت کیا کہ لفظ آیت ﴿ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکفرون ﴾ ہاں وہ کافر ہے جو اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے۔ پھر ان لوگوں نے کہا لفظ آیت ﴿ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الظلمون ﴾ (کہ وہ ظالم ہے) فرمایا ہاں پھر لوگوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو اس حکم کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ فرمایا ہاں ٹھیک ہے یہی ان کا دین ہے کہ جس کے ساتھ وہ فیصلہ کرتے ہیں اور یہودی نصرانیوں اور مشرکین کے لئے ہے۔ جو اس حکم کے ساتھ فیصلہ نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ نے اتارا۔[24]

امام عبد بن حمیدؒ

امام عبد بن حمید نے حکیم بن جبیرؒ سے روایت کیا کہ :

"میں نے سعید بن جبیرؒ سے ان تینوں آیات کے بارے میں پوچھا جو سورۃ مائدہ میں ہیں۔

یعنی لفظ آیت﴿ ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئک هم الکفرون﴾ اور لفظ آیت﴿ ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئک هم الظلمون﴾ اور لفظ آیت﴿ ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئک هم الفسقون﴾ میں نے عرض کیا کہ قوم نے یہ خیال کیا کہ یہ آیتیں بنی اسرائیل کے بارے میں اتریں ہمارے بارے میں نہیں اتریں تو انہوں نے فرمایا ان سے پہلے اور ان کے بعد کی آیات کو پڑھو۔ میں نے اس آیت کو پڑھا تو فرمایا نہیں۔ بلکہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی پھر میں مقسم سے ملا جو ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام تھے اور ان سے میں نے ان آیت کے بارے میں پوچھا جو سورۃ مائدہ میں ہیں میں نے کہا قوم نے یہ خیال کیا کہ یہ بنی اسرائیل کے بارے میں ہوئی ہیں۔ اور ہمارے بارے میں نازل نہیں ہوئیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بنی اسرائیل پر اور ہم پر نازل ہوئیں۔ اور جو نازل ہوا ہم میں اور ان پر تو وہ ہمارے لئے بھی ہے اور ان کے لئے بھی ہے۔ پھر میں علی بن الحسینؓ کے پاس گیا اور ان آیات کے بارے میں پوچھا فرمایا جو مائدہ میں ہیں اور میں نے ان کو یہ بھی بیان کیا کہ میں نے ان کے بارے میں سعید بن جبیر اور مقسم سے بھی پوچھا ہے۔ تو انہوں نے پوچھا مقسم نے کیا کہا تو میں نے ان کو بتایا جو اس نے بتایا تھا۔ انہوں نے فرمایا سچ کہا لیکن یہ کفر شرک والا نہیں ہے اور یہ فسق شرک والا فسق نہیں ہے اور یہ ظلم شرک والا ظلم نہیں ہے۔"[25]

بدیع الدین راشدیؒ

ڈاکٹر محمد زبیر، بدیع الدین راشدی کا عدم تحکیم ما انزل اللہ کے بارے میں قول نقل فرماتے ہیں:

> "اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔۔۔ لیکن کبیرہ گناہ کے سبب کسی مسلمان کو اسلام سے خارج نہیں کہہ سکتے جب تک کہ وہ اپنے اس کیے گئے فعل کے صحیح ہونے یا برحق ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتا۔"[26]

بلاشبہ عدم تحکیم بما انزل اللہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ لیکن کبیرہ گناہ کی وجہ سے کسی مسلمان کو اسلام سے خارج نہیں کہہ سکتے جب تک کہ وہ اپنے اس کئے گئے فعل کے صحیح ہونے یا برحق ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتا، بلکہ اسے غلط سمجھتا ہے لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے قضاء الٰہی کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تو وہ ظالم اور فاسق تو ضرور ہے مگر اسے کافر یا اسلام سے خارج نہیں کہہ سکتے۔

یہی اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے جو شروع سے چلا آرہا ہے۔ لیکن خوارج ہر گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر کہتے ہیں۔۔ وہ (خوارج) انہیں آیتوں سے استدلال کرتے ہیں اور دوسری طرف کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں، جیسا کہ اہل بدعت کا ہمیشہ سے یہی وطیرہ وطریقۂ کار رہا ہے۔ لیکن اہلسنت کہتے ہیں کہ کفر اور اسلام سے خارج ہونے کا حکم اس کے لئے ہے جو باوجود امکان کے اللہ تعالی کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے یا پھر اس کے لئے اللہ تعالی کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنا ممکن نہ ہو مگر یہ اس صورت میں کہ وہ وضعی وخود ساختہ قانون کو برحق سمجھ کر اس کے مطابق فیصلہ کرے۔

امام ذہبی ؒ

امام ذہبی نے عدم تحکیم بماانزل اللہ کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔ وہ گناہ نمبر 31 کے ضمن میں لکھتے ہیں:

قَالَ الله تَعَالَى﴿وَمن لم يحكم بِمَا أنزل الله فَأُولَئِك هم الْكَافِرُونَ﴾ وَقَالَ الله تَعَالَى ﴿وَمن لم يحكم بِمَا أنزل الله فَأُولَئِك هم الظَّالِمُونَ﴾ وَقَالَ الله تَعَالَى ﴿وَمن لم يحكم بِمَا أنزل الله فَأُولَئِك هم الْفَاسِقُونَ﴾ روى الْحَاكِم بِإِسْنَادِهِ وَفِي صَحِيحه عَن طَلْحَة بن عبيد الله رَضِي الله عَنهُ عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم أَنه قَالَ لَا يقبل الله صَلَاة إِمَام حكم بِغَيْر مَا أنزل الله وَصحح الْحَاكِم أَيْضا من حَدِيث بُرَيْدَة رَضِي الله عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم الْقُضَاة ثَلَاثَة قَاض فِي الْجنَّة وقاضيان فِي النَّار قَاض عرف الْحق فَقضى بِهِ فَهُوَ فِي الْجنَّة وقاض عرف الْحق فجار مُتَعَمدا فَهُوَ فِي النَّار وقاض قضى بِغَيْر علم فَهُوَ فِي النَّار[27]

"اللہ تعالی نے فرمایا: 'جو حکم بماانزل اللہ نہ کرے تو یہی لوگ کافر ہیں۔' اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: 'جو حکم بما انزل اللہ نہ کرے تو یہی لوگ ظالم ہیں'۔ اور اللہ تعالی نے فرمایا: جو حکم بماانزل اللہ نہ کرے تو یہی لوگ فاسق ہیں۔' امام حاکمؒ نے صحیح اسناد کے ساتھ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی تحکیم عدم ماانزل اللہ کرنے والے حکمران کی نماز قبول نہیں کرتے۔ حاکم نے حضرت بریدہؓ کی روایت کو بھی صحیح کہا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاضی تین قسم کے ہیں، ایک قاضی جنتی اور دو جہنمی ہیں۔ جس قاضی نے حق کو پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا تو وہ جنتی ہے۔ جس قاضی نے حق کو پہچاننے کے بعد عمداً ظلم کیا تو وہ جہنمی ہے۔ اور وہ قاضی جس نے علم کے بغیر فیصلہ کیا تو وہ بھی آگ میں جائے گا۔"

اس نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کتنے ہی لوگ بعض حکام پر کفر کا فتویٰ لگانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، جبکہ ان کے پاس حکومت کی باگ ڈور نہیں۔ لہذا اس طرح کی جلد بازی صحیح نہیں۔ کیونکہ کفر کا فتویٰ لگانا بہت خطرناک کام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا))[28]

"جس نے اپنے بھائی (مسلمان) کو کافر کہا تو اس کلمہ کا ان میں سے کوئی ایک مصداق بنے گا۔ اگر اس کا ایسا کہنا واقعی صحیح ہے تو فبہا ورنہ یہ فتوی خود اس کے سر لوٹ آئے گا۔"

اسی لئے ایسے فیصلوں میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ بعض حالات میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ حکام شرعی فیصلوں کو برحق اور واجب الاتباع سمجھتے ہیں مگر کسی مجبوری کی وجہ سے اسے نافذ کرنے سے عاجز ہیں، حالانکہ وہ غیر شرعی فیصلے پر کسی قسم کا یقین نہیں رکھتے لیکن لاچار انہیں نافذ کرنا پڑتا ہے۔ ان کی نیت پر فوراً حملہ کرنا دانشمندی نہیں۔ علم دین کا معاملہ انتہائی نازک ہے اور اسے لیتے ہوئے یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم کہاں سے یہ دین لے رہے ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا))[29]

"(ایک وقت ایسا آئے گا) لوگ جہلاء کو اپنا رئیس بنالیں گے، ان جہلاء سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتوے جاری کریں گے، پس خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

اگرچہ وہ حکمران شرعی حکم نافذ نہیں کر سکتے لیکن مسلمانوں کو بہت سا فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور ان کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ ان کی مخالفت کر کے انہیں ہٹانے سے دوسرے زیادہ بڑے نقصانات اور فسادات کا اندیشہ ہے اسی لئے اس معاملے میں سنبھل کر قدم اٹھانا ہوگا۔

خلاصہ بحث

بلاشبہ عدم تحکیم بما انزل اللہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ لیکن کبیرہ گناہ کی وجہ سے کسی مسلمان کو اسلام سے خارج نہیں کہہ سکتے جب تک کہ وہ اپنے اس کیئے گئے فعل کے صحیح ہونے یا برحق ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتا، بلکہ اسے غلط

سمجھتا ہے لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے قضاء الٰہی کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تو وہ ظالم اور فاسق تو ضرور ہے مگر اسے کافر یا اسلام سے خارج نہیں کہہ سکتے۔

یہی اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے جو شروع سے چلا آرہا ہے۔ لیکن خوارج ہر گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر کہتے ہیں۔۔ وہ (خوارج) انہیں آیتوں سے استدلال کرتے ہیں اور دوسری طرف کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں، جیسا کہ اہل بدعت کا ہمیشہ سے یہی وطیرہ وطریقۂ کار رہا ہے۔ لیکن اہلسنت کہتے ہیں کہ کفر اور اسلام سے خارج ہونے کا حکم اس کے لئے ہے جو باوجود امکان کے اللہ تعالی کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے یا پھر اس کے لئے اللہ تعالی کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنا ممکن نہ ہو مگر یہ اس صورت میں کہ وہ وضعی وخود ساختہ قانون کو برحق سمجھ کر اس کے مطابق فیصلہ کرے۔

بحث کو سمیٹتے ہوئے زیر بحث مسئلہ کی نزاکت واضح کرنے کے لیے مفتی محمد عبدہ مصری □ کا قول نقل کیا جاتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

انه اذا اصدر قول من قائل يحتمل الكفر من مائة وجه و يحتمل الايمان من وجه واحد حمل على الايمان ولا يجوز حمله على الكفر[30]

"جس کسی شخص سے کوئی ایسا قول صادر ہو جائے جس میں سو اعتبارات سے کفر کا احتمال ہو اور ایک پہلو سے ایمان کا احتمال ہو تو اس ایک ایمان والے پہلو کو ترجیح دی جائے گی اور اس کے اس قول کو کفر پر محمول نہ کیا جائے گا۔"[31] واللہ اعلم بالصواب۔

حوالہ جات وحواشی

[1]سورۃ المائدۃ 44:5

Sūrah al Māida5:44

[2]ابن تیمیہ، فتاوی ابن تیمیہ، 267/3

Ibn e Taimia, Fatāwā Ibn e Taimia 267/3

[3]ابن باز، عبدالعزیز، مجموع فتاوی، 330/2

Ibn e Baz. Abd ul Aziz. Majmooa Fatāwā, 330/2

[4]سورۃ المائدۃ 50:5

Sūrah al Māida5:44

[5]ابن باز، عبدالعزیز، مجموع فتاوی، 416/4

Ibn e Baz. Abd ul Azīz. Majmū Fatāwā,416/4

[6] ابن باز، عبدالعزیز، مجموع فتاوی، 132/1

Ibn e Baz. Abd ul Azīz. Majmū Fatāwā,132/1

[7] ابن باز، عبدالعزیز، مجموع فتاوی، 78/7

Ibn e Baz. Abd ul Azīz. Majmū Fatāwā, 78/7

[8]ابن تیمیہ، فتاوی، 79/2

Ibn e Taimia, Fatāwā Ibn e Taimia 79/2

[9]ابن القیم، محمد بن ابی بکر، مدارج السالکین، دار الکتاب العربي، بیروت، 1996ء، 346/1

Ibn al-Qayyim, Muhammad bin Abi Bakr, Madāraj al-Salqin, Dār al-Kitāb al Arabi . Bairut, 1996, 346/1

[10]ابن تیمیہ، فتاوی، 267/3

Ibn e Taimia, Fatāwā Ibn e Taimiā, 79/2

[11]ابن عبدالبر، التمہید، 358/16

Ibn e Abdul Bar, al Tamhīd, 358/16

[12]ابن تیمیہ، فتاوی، 466/12

Ibn e Taimia, Fatāwā Ibn e Taimiā 79/2

[13]المائدۃ 44:5

Sūrah al Māida 5:44

[14]طبری ابن جریر، جامع البیان (تفسیر طبری)، مؤسسۃ الرسالۃ، 2000ء، 357/10

Al-Tabari Ibn Jarir, Jami al-Bayan (Tafsīr al-Tabarī), Muasisa al Risalah, 2000, 357/10

[15]طبری ابن جریر، جامع البیان (تفسیر طبری)، مؤسسۃ الرسالۃ، 2000ء، 357/10

Al-Tabari Ibn Jarir, Jami al-Bayan (Tafsīr al-Tabarī), Muasisa al Risalah, 2000, 357/10

[16]طبری ابن جریر، جامع البیان (تفسیر طبری)، مؤسسۃ الرسالۃ، 2000ء، 357/10

Al-Tabarī Ibn Jarir, Jami al-Bayan (Tafsīr al-Tabarī), Muasisa al Risalah, 2000, 357/10

[17]طبری ابن جریر، جامع البیان (تفسیر طبری)، مؤسسۃ الرسالۃ، 2000ء، 357/10

Al-Tabarī Ibn Jarir, Jami al-Bayan (Tafsīr al-Tabarī), Muasisa al Risalah, 2000, 357/10

[18]الطبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تأویل القرآن، مؤسسة الرسالة، بیروت،2000، 356/10

Al-Tabarī Ibn Jarīr, Jāmi al-Bayān (Tafsīr al-Tabarī), Musisat al-Rasāla, 2000, 356/10

[19]طبری ابن جریر، جامع البیان (تفسیر طبری)، مؤسسة الرسالہ، 2000ء، 357/10

Al-Tabarī Ibn Jarīr, Jami al-Bayan (Tafseer al-Tabari), Muasisa al Risalah, 2000, 357/10

[20]القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، الجامع لأحکام القرآن (تفسیر القرطبی)، دار الکتب المصریة، القاھرة، 1964ء، 190/6

Al-Qurtubī, Abu Abd Allah Muhammad ibn Ahmad, Al-Jāmi'a Li ahkām al-Qur'an (Tafsīr Al-Qurtubī), Dār al-Kutub al-Masrya, Caira, 1964, 6/190

[21]سورۃ المائدۃ: 44، 45، 47

Sūrah al Māida5:44

[22]ابن الجوزی، عبد الرحمن، زاد المسیر فی علم التفسیر، دار الکتاب العربی، بیروت، 1422ھ، 553/1

Ibn al-Jawzī, Abd al-Rahman, Zad al-Masīr fī ilm al-tafsīr, Dar al-Kitab al-Arabī, Beirūt, 1422, 1/553

[23]النسفی، عبد اللہ بن احمد، تفسیر النسفی، دار الکلم الطیب، بیروت، 1998ء، 451/1

Al-Nasafī, Abdullah ibn Ahmad, Tafsīr al-Nasafī, Dar al-Kalam al-Tayyib, Beirūt, 1998, 1/451

[24]السیوطی، جلال الدین، در منثور، تفسیر سورۃ المائدہ آیت، 286/2

Al-Suyūtī, Jalal al-Dīn, Dur Manthūr, Tafsīr, Sūrah al-Maidah, 2/286

[25]السیوطی، جلال الدین، در منثور، تفسیر سورۃ المائدہ آیت، 286/2

Al-Suyūtī, Jalal al-Din, Durr e Manthūr, Tafsīr, Surah al-Maidah, Aya44, 2/286

[26]محمد زبیر، عصر حاضر میں تکفیر، خروج، جہاد اور نفاذ شریعت کا منہج، ص72

Muhammad Zubair, Takfīr, Khurūj, Jihād aor Nifāz e Shariat ka Manhaj, p. 72

[27]الذہبی، محمد بن احمد، الکبائر، دار الندوۃ الجدیدۃ، بیروت، ص129

Al-Dhahabī, Muhammad bin Ahmad, Al-Kabāir, Dar al-Nandwa al-Jadīdah, Beirūt, 2011, p. 129.

[28]صحیح البخاری، کتاب الادب، 26/8، ح6103

Sahīh al-Bukhārī, Kitāb al-Adab, 8/26, H 6103

[29]صحیح البخاری، کتاب العلم، 31/1، ح100

Sahīh al-Bukhārī, Kitab al-Adab, 8/26, H 6103

[30] احمد محمد بوقرین، التکفیر مفھومہ اخطارہ وضوابطہ، المکتبۃ الشاملۃ، ص48

Ahmad Muhammad Buqarin, Al-Takfir Mafhumuhū Ikhtarhū wa Dawabtuhu, Al-Muktaba Al-Shamilah, p. 48